

نظیر اکبر آبادی

سال ولادت: ۱۷۳۵ء

سال وفات: ۱۸۳۰ء

نظیر اکبر آبادی پہلے عوامی شاعر ہوئے ہیں۔ ان کا اصل نام سید محمد ولی اور تخلص نظیر تھا۔ وہ اکبر آباد میں پیدا ہوئے اور اسی مناسبت سے اکبر آبادی کہلائے۔ ان کے والد کا نام سید محمد فاروق تھا جن کا شمار آگرہ کے شرفاء میں ہوتا تھا۔ اکلوتی اولاد ہونے کے باعث ان کی پرورش بہت ناز و نعم میں ہوئی۔ زمانے کے دستور کے مطابق نظیر اکبر آبادی نے تعلیم کا آغاز عربی اور فارسی سے کیا۔ عربی اور فارسی میں ان کے استاد مولوی محمد کاظم اور ملا ولی محمد تھے جو اپنے وقت کے بہت بڑے عالم تھے۔ ان سے نظیر نے عربی تو تھوڑی بہت ہی سیکھی مگر فارسی زبان پر مکمل عبور حاصل کر لیا اور فنِ کتابت میں بھی مہارت حاصل کر لی۔

نظیر اکبر آبادی نے مدرسے کا پیشہ اختیار کیا اور کبھی کسی امیر کی ملازمت نہ کی اور نہ ہی کبھی دیگر شعرا کی طرح کسی دربار سے وابستہ ہوئے بلکہ ساری زندگی نہایت خودداری اور قناعت سے بسر کی۔ نظیر اکبر آبادی قانع و سبغ المشرّب اور آزاد منش انسان تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ہندوؤں کے ساتھ بھی ان کے قریبی مراسم تھے۔ چنانچہ ان کی شاعری میں ہندی الفاظ و تراکیب کے ساتھ ساتھ ہندوؤں کی رسومات کا ذکر بھی جا بجا ملتا ہے۔ آخری عمر میں نظیر قانع کا شکار ہو گئے اور بالآخر اسی مرض میں ان کا انتقال ہوا۔

نظیر اکبر آبادی بنیادی طور پر نظم گو شاعر تھے مگر انھوں نے غزل بھی کہی اور مسدس، مخمس اور قطعات میں بھی طبع آزمائی کی۔ نظیر کو اردو کا پہلا عوامی شاعر تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان کا تھوڑا سا انسان بہت وسیع تھا۔ آپ انسانوں کی طبقاتی تقسیم کے بڑے مخالف تھے۔ نظیر کی نظموں میں عوامی زندگی کا گہرا شعور پایا جاتا ہے۔ انھوں نے شعر و سخن کے لیے ایسے موضوعات کا انتخاب کیا جن کا تعلق براہ راست عوام الناس بالخصوص غریب اور مفلس طبقے سے تھا۔ اس کا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ انھوں نے ساری عمر عوام میں بسر کی اور خواص کے طبقے کے ساتھ کبھی کوئی تعلق نہ رکھا۔

نظیر اکبر آبادی کی نظموں میں مناظرِ فطرت، مذہبی تہوار، سماجی رسوم، میلوں ٹیلیوں، جانوروں حتیٰ کہ پھلوں اور سبزیوں کا جا بجا ذکر دکھائی دیتا ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ نظیر کے ہاں موضوعات کا تنوع اور فطرت کی رنگارنگی پائی جاتی ہے۔

نظیر اکبر آبادی کی نظمیں مناظرِ فطرت، جزئیاتِ نگاری، سراپا نگاری اور اپنے عہد کی تہذیب و معاشرت کی آئینہ دار ہیں۔ نظیر اکبر آبادی قادر الکلام شاعر تھے۔ ان کا ذخیرہ الفاظ بہت وسیع تھا جسے وہ جس رنگ میں چاہتے ڈھالنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے تھے۔ ان کی بہت سی نظموں میں سے لطف شباب، آدمی نامہ، ہنس نامہ، شبِ برات، ہنسنت، ہولی، بلبلوں کی لڑائی، گلہری کا بچہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

بلاشبہ نظیر اکبر آبادی کی شاعری اردو شاعری کی تاریخ میں بہت منفرد اور اہم مقام کی حامل ہے اور اس عہد میں جب نظم کہنے کا رواج ہی نہ تھا نظمیں لکھنے کا آغاز کر کے انھوں نے اردو شاعری کے دامن کو وسیع کیا اور نظم نگاری کی راہ ہموار کی۔

برسات کی بہاریں

ہیں اس ہوا میں کیا کیا، برسات کی بہاریں
سبزوں کی لہلہاٹ باغات کی بہاریں
بوندوں کی جھجھکاٹ قطرات کی بہاریں
ہر بات کے قماشے ہر گھات کی بہاریں
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

بادل ہوا کے اوپر، ہوسٹ چھا رہے ہیں
جزیروں کی مستیوں سے دھو میں پھا رہے ہیں
پڑتے ہیں پانی ہر جا، جل تھل بنا رہے ہیں
گلزار بھیگتے ہیں، سبزے نہا رہے ہیں
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

ہر جا بچھا رہا ہے، سزا ہرے بچھونے
قدرت کے بچھو رہے ہیں، ہر جا ہرے بچھونے
جنگلوں میں ہو رہے ہیں، پیدا ہرے بچھونے
پھوادے ہیں حق نے، کیا کیا ہرے بچھونے
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

سبزوں کی لہلہاٹ، کچھ ابر کی سیاہی
اور چھا رہی گھٹائیں، سرخ و سفید کاہی
سب بھیگتے ہیں گھر گھر، لے ماہ تا بہائی
یہ رنگ کون رنگے، تیرے سوا الہی
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

کیا کیا رکھے ہے یارب، سامان تیری قدرت
بدلے ہے رنگ کیا کیا، ہر آن تیری قدرت
سب مست ہو رہے ہیں، پہچان تیری قدرت
تیرے پکارتے ہیں، سبحان تیری قدرت
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

یہ دت وہ ہے کہ جس میں خرد و کیر خوش ہیں
ادنیٰ، غریب، مفلس، شاہ و وزیر خوش ہیں
مستوق شاد و خرم، عاشق اسیر خوش ہیں
جتنے ہیں اب جہاں میں، سبائے نظیر خوش ہیں
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

مشق

- 1- شاعر نے ”برسات کی بہاریں“ میں جو برسات کا منظر بیان کیا ہے اسے اپنے الفاظ میں بیان کریں۔
- 2- نظم کے پانچویں بند کی تشریح کریں۔
- 3- مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔
گلزار، قدرت، پیمان، مفلس، بہاریں
- 4- نظیر اکبر آبادی پر سوانحی و تنقیدی نوٹ لکھیں۔
- 5- جس نظم کے ہر بند کے پانچ مصرعے ہوں اسے محسوس کہتے ہیں۔ ان پانچ مصرعوں میں پہلے چار مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں جبکہ پانچویں مصرعے کا قافیہ الگ ہوتا ہے۔ نظیر اکبر آبادی کے کسی اور مشہور محسوس کا عنوان لکھیں۔
- 6- محسوس کے ہر بند کا پانچواں مصرع یا سمدس کے ہر بند کا تیسرا شعر من و عن دہرایا جائے تو محسوس میں اسے ٹیپ کا مصرع اور سمدس میں ٹیپ کا شعر کہتے ہیں۔ ٹیپ کا مصرع یا شعر بات میں زور پیدا کرنے کے لیے دہرایا جاتا ہے۔ ”برسات کی بہاریں“ میں ٹیپ کے مصرع میں شاعر کیا بات سمجھانا چاہتا ہے؟
- 7- مندرجہ ذیل سوالات کے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔
i- ”برسات کی بہاریں“ کے شاعر کا نام کیا ہے؟
ا۔ اسماعیل میرٹھی ب۔ حالی
ج۔ نظیر اکبر آبادی د۔ اکبر الہ آبادی
ii- نظیر اکبر آبادی کی وجہ شہرت کیا ہے؟
ا۔ شاعری ب۔ درس و تدریس
ج۔ تجارت د۔ سیاحت
iii- نظیر اکبر آبادی نے عام طور پر کس صنفِ سخن میں طبع آزمائی کی؟
ا۔ غزل ب۔ نظم
ج۔ قصیدہ د۔ مرثیہ
iv- نظیر اکبر آبادی کی نظموں کا نمایاں پہلو کیا ہے؟
ا۔ مزاح ب۔ مشکل الفاظ کا استعمال
ج۔ منظر نگاری د۔ تراکیب کا زیادہ استعمال

☆☆.....☆☆.....☆☆